

سلسلہ مفت اشاعت نمبر 125

نعل پاک حضور ﷺ



تصنیف

مدظلہ العالی

ترجمہ

امام ابوالحسن عبدالصمد بن عبدالوہاب عساکر علیہ السلام مفتی محمد خان قادری

جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان

نور مجتہد کاغذی بازار میٹھا نور کراچی

نعل پاک حضور ﷺ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الضَّلوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

مصنف

امام محدث ابوالیمن عبدالصمد بن عبدالوہاب ابن عساکر علیہ الرحمہ

مترجم

مفتی محمد خان قادری

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، مینھادر، کراچی۔

فون: 2439799

نام کتاب

نعل پاک حضور ﷺ

مصنف

امام محدث ابوالیمن

عبدالصمد بن عبدالوہاب ابن عساکر علیہ الرحمہ

مترجم

مفتی محمد خان قادری

صفحات

24 صفحات

تعداد

2000

سن اشاعت

اگست 2004ء

عرض ناشر

چوں سوئے من نظر آری من مسکین ناداری

فدائے نقشب تعلیم کسم جاں یا رسول اللہ ﷺ

پاک ہے وہ ذات ہر نقص و عیب سے جس نے اپنے پیاروں کے ساتھ نسبت رکھنے والی اشیاء کو بھی متبرک و معظم فرمادیا۔ ان متبرک و معظم آثار و تبرکات میں ایک خاص سوغات حضور صاحب اربعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے "نعلین شریفین" یعنی وہ جوتا مبارک جسے آپ کے نورانی قدموں سے مس ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہا اور پھر "جمال ہمنشین درمن اثر کرد" کے مصداق وہ پاپوش اطہر بھی لائق تکریم و تعظیم ہوئے۔ اہل محبت نے نعلین تو کیا اس کے نقش اور نشان کو بھی بابرکت قرار دیتے ہوئے اپنے سر کا تاج بنا کر رکھا اور اس سے بے شمار دینی و دنیاوی فوائد حاصل کیے۔

نعلین پاک حضور کی توصیف میں بزرگوں نے بہت کچھ لکھا ہے۔ متعدد اہل علم نے اس موضوع پر کام بھی کیا ہے زیر نظر تاریخی مقالہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کے مصنف امام محدث ابوالحسن عبدالصمد بن عبدالوہاب ابن عساکر علیہ الرحمہ ہیں۔ شیخ حسین محمد علی شکاری نے مزین و تحقیق کے ساتھ پہلی بار اسے شائع کیا اس مقدس مقالہ کا اردو ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ نے فرما کر اشاعت فرمائی۔

اب جمعیت اشاعت الہست پاکستان کو یہ سعادت حاصل ہو رہی ہے کہ وہ اپنی مفت اشاعت کے سلسلہ میں اسے شامل کر رہی ہے۔ اور اس اشاعت میں استاذی شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد احمد نعیمی مدظلہ العالی نے تعاون کیا کہ اردو ترجمہ کی تصحیح و نظر ثانی فرمائی جس کے لیے ہم جمعیت اشاعت الہست کی طرف سے حضرت کے شکر گزار ہیں۔

وہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت میں نعلین پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سایہ نصیب فرمائے۔

اعلیٰ حضرت امام الہست مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نعل شریف کے متعلق کیا خوب فرماتے ہیں:

جسے ان کی صفت نعال سے ملے دونوں نعال سے

وہ بنا کہ اس کے گال سے بھری سلطنت کا ادھار ہے

اور اعلیٰ حضرت کے برادر اصغر، شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے کہ:-

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور

تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

محمد عطاء اللہ نعیمی

رئیس دارالافتاء:

جمعیت اشاعت الہست پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضور ﷺ کی نعل پاک پر متعدد اہل علم حضرات نے لکھا ہے۔ بقول شیخ ابوالخیر عبدالعزیز

قادری رحمہ اللہ علیہ

أنه بلغ عدد المصنفات في النعال النبوية إلى نيف وخمسين مصنف

نعل نبوی ﷺ لکھی جانے والی کتب کی تعداد پچاس سے بھی زائد ہے۔

ان میں سب سے ضخیم کتاب "فتح المتعالم في مدح النعال" از امام احمد الحمیری

ہمسائی، المتوفی ۱۰۴۱ھ ہے جس کا ترجمہ ہم "فضائل نعلین حضور" کے نام سے شائع کر چکے ہیں۔

اس موضوع پر امام ابوالحسن ابن عساکر المتوفی ۶۸۶ھ کی کتاب "جزء تمشال نعل النبی"

دارالمدینۃ المنورۃ شیخ حسین محمد علی شکاری کی تحقیق سے منظر عام پر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم

سے ہم اس کا ترجمہ "نعل پاک حضور ﷺ" کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔

کتاب اور صاحب کتاب کے بارے میں شیخ شکاری نے جو کچھ لکھا ہے ہم اس کا

ترجمہ بھی شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

باقی اس موضوع پر دیگر کتب اور ان کے مصنفین کے ناموں پر فضائل نعلین حضور کے

مقدمہ میں بڑی تفصیل سے گفتگو ہے۔ اہل ذوق وہاں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا

شکرا ادا کرتے ہیں کہ وہ امور خیر کی توفیق عطا فرماتا ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں قبول فرما کر

امت کے لئے مفید بنائے۔

خادم نعل پاک

محمد خان قادری

مورخہ ۱۳، اپریل ۱۹۹۹ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

حمد و صلوة کے بعد، یہ قیمتی مقالہ تنال نعل نبوی ﷺ پر ہے۔ اس کے مصنف امام محدث

ابوالحسن عبدالصمد بن عبدالوہاب ابن عساکر رحمہ اللہ علیہ ہیں۔ میں نے اسے جامعہ اسلامیہ مدینہ

منورہ کی لائبریری میں مکتبہ ظاہریہ دمشق کے کئی مسودات میں پایا تو اللہ تعالیٰ کی مدد و توفیق سے اس

کی تخریج اور اشاعت کا ارادہ کر لیا۔ یہ مقالہ اگرچہ حجم میں صغیر ہے۔ مگر نہایت ہی تاریخی اور نئے

فوائد پر مشتمل ہے، بندہ کے مراجع اور کتب سیر کے مطالعہ کے مطابق اس سے پہلے اس موضوع پر

مستقل کتاب نہیں لکھی گئی۔ بعد میں آنے والے مصنفین نے اس سے خوب استفادہ کیا۔ شیخ ابن

رشید رحمہ اللہ علیہ نے اپنے "رحلہ" میں اسے بلا واسطہ مصنف کی اجازت سے نقل کیا۔ اسی طرح

امام قاسی نے "العقد العمین" میں ذکر کیا اور مصنف تک اس کی سند بیان کی۔ امام قسطلانی نے

"المواہب اللدنیہ" میں فرمایا:

أنه رواه قراءة و سماعاً أنہوں نے اسے بطور قرات و سماع دونوں طرح روایت کیا۔

امام محمد یوسف صاکی نے "سبل الہدی والرشاد" میں فرمایا۔ شیخ ابن الحمیری

تلمسانی نے اپنی نہایت ہی اہم کتاب "فتح المتعالم بمدح النعال" میں اس کی تلخیص کی

ہے۔ اللہ تعالیٰ (جس کی قدرت غالب ہے) سے دعا ہے وہ اس ہمارے عمل کو خطہ اپنی رضا کے

لئے کر دے اور ہمیں ان ہی اعمال کی توفیق دے جو اس کے حبیب ﷺ کو پسند ہیں۔ جن

لوگوں نے اس کی اشاعت میں مدد کی ہے۔ انہیں بڑا عطا فرمائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ فَسَلِّمْ كَثِيرًا

الراقم

حسین محمد علی شکاری، المدینۃ المنورۃ

ربیع الاول۔ ۱۴۱۷ھ

نعل نبوی ﷺ اور خدمت اسلاف

شیخ سید عبدالحی الکنانی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ نعل نبوت پر اُمت کے متعدد طویل القدر ائمہ نے لکھا ہے۔ مثلاً امام ابو الحسن بن عساکر، شیخ سراج الدین الباقی، شیخ السبکی، شیخ محمد بن عینی المقرئ صاحب کتاب "فرقہ العینین فی تحقیق أمر النعلین" وغیرہ۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور امام ابو العباس المقرئ التلمسانی مدون مصر میں جنہوں نے اس موضوع پر دو کتب تصنیف کیں۔

(۱) "الفحاحات العبریة فی وصف نعلی خیر البریة"

(۲) "فتح المتعال فی مدح النعال"

"فتح المتعال" کے کئی مختصرات ہیں
نعل نبوت پر لکھی گئی کتب میں سے

(۱) "مختصر" شیخ رضی الدین ابو الحلیہ عبدالمجید قادری ہندی۔ (یہ ہندوستان میں چھپی ہے۔)

(۲) "مختصر" شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان الدبئی مدون مراکش۔

(۳) "مختصر" امام ابوالحسن محمد بن یوسف بھائی۔ (جو اہل البحار، جلد ۳، ص ۱۴۶)

یہ تینوں اختصار ہندو کے پاس موجود ہیں شیخ قادری ہندی نے لکھا ہے۔

انہ بلغ عدد المصنفات فی النعال النبویة اثنی عشر وخمسين مصنف

یعنی نعل نبویہ پر پچاس سے زائد کتب لکھی گئی ہیں۔

مصنف :- شیخ ابوسلم عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر العیاشی (متوفی ۹۰ھ) کے "رحلہ" میں ہے کہ میں نے مکہ المکرمہ میں نعل نبوی پر ایک کتاب دیکھی جس کا نام تھا۔

"اللالی المجموعہ من مآثر النظام وبارع الکلام فی صفة مثال نعل

رسول الله" (تشریب الاداریہ : ۳۶۶)

بقول مصنف شیخ ابواسحاق بن محمد اعلیٰ نے بھی اس موضوع پر مختلف شعراء ادبا کا

کلام جمع کیا ہے۔

نعلین اٹھانے کا شرف پانے والے

نعلین مبارک اٹھانے کا شرف پانے والے طویل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام محمد یوسف صالحی نے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر سے انہوں نے حضرت قاسم سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا۔
يَقُومُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْزِعُ نَعْلَيْهِ مِنْ وَجْهِهِ وَيُدْخِلُهُمَا فِي ذِرَاعِيهِ فَإِذَا قَامَ أَلْبَسَهُ إِيَّاهُمَا فَيَتَمَشَّى بِالْعَصَا أَمَامَهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ الْحُجْرَةَ.

(سبل الہدی و الرشاد : ۳۱۸/۷)

جب آپ ﷺ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو یہ آپ کے نعلین اٹھا کر اپنے بازوؤں میں لے کر (سینے سے لگا کر) بیٹھ جاتے۔ جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو پاؤں مبارک میں پہناتے، یہ عصا لے کر آپ کے آگے لے چلتے یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ انور میں داخل ہو جاتے۔
اسی لئے ان کا لقب "صاحب النعلین" ہے کسی شاعر نے ان کے اس مبارک عمل کو یوں نظم کر دیا ہے۔

يَقُومُ يُنْزِعُ نَعْلَيْ ذِي الْوَيْبِلَةِ مِنْ

وَجْهِهِ يَدْخُلُهُمَا الْهَمَامُ ذُو النِّعَمِ

(صاحب وسیلہ کے نعل، پاؤں مبارک سے اترواتے اور انہیں اپنے بازوؤں میں

داخل کر کے بے مثل انعام پاتے)

أُنْى فِى ذِرَاعِيهِ حَتَّى قَامَ أَلْبَسَهُ

إِيَّاهُمَا ثُمَّ يَتَمَشَّى قَابِئَ الْقَدَمِ

(جب آپ ﷺ مجلس سے اٹھتے تو انہیں پہنانے کا شرف پاتے پھر مضبوط قدموں سے چلتے)

أَمَامَ أُمَمَةٍ بِالْعَصَا فَيَدْخُلُهُ

لِلْحُجْرَةِ إِخْدَى الْهَدَى الْمُخْضَوْنَ بِالْخَدَمِ

(حضور کے آگے عصا لے کر، یہاں تک کہ آپ ﷺ حجرہ انور میں داخل ہو جاتے)

تعارف مصنف

نام :- عبدالصمد بن عبد الوہاب ابن عساکر بن الامام ابی البرکات الحسن بن محمد بن الحسن بن ہبہ اللہ الدمشقی ثم ہکی الشافعی
 لقب :- امین الدین ابوالحسن ابن عساکر
 ولادت :- ۶۱۳ ہجری، رجب الاول
 تعلیم و اساتذہ :-

سن ۶۳۳ھ میں عراق آئے اور اپنے دادا شیخ زین الاماء، شیخ الموفق بن قدامہ مقدسی، شیخ محمد بن حسین قزوینی اور شیخ ابوالقاسم بن صصری سے پڑھا، شیخ موید طوسی، شیخ ابوروح عبد المعز ہروی، شیخ ابو محمد قاسم بن عبد اللہ اور شیخ عبد الرحیم بن سعد سحانی نے بھی اجازت عطا کی۔
 تلامذہ :- شیخ رضی بن خلیل کی، شیخ عطاء بن عطاء، شیخ قطب علی، شیخ جمال مطری وغیرہ۔

سفر :- اپنے والد کے ساتھ بغداد گئے۔ ۳۵ سال کی عمر میں حج کیا، پھر شام کی طرف لوٹے۔ اس وقت کے حاکم کے ہاں بڑی قدر و منزلت پائی۔ مصر میں قاہرہ اور دمیاط میں مقیم رہے۔ فرانسیسیوں کے خلاف جہاد میں حصہ بھی لیا۔ پھر حجاز مقدس لوٹے اور عرصہ چالیس سال تک مکہ میں مقیم رہے اور اس وقت آپ ہی شیخ الحجاز تھے۔

تصانیف :-

☆ إتحاف الزائر و إطراف المقيم للسانور، تحت الطبع

☆ فضائل أم المومنین السيدة خديجة رضی اللہ عنہا

☆ جزء تمثال نعل النبی ﷺ

☆ غزوة دمیاط

☆ أحادیث عبد الفطر

☆ جزء فيه أحادیث فضل رمضان

☆ جزء في جبل حراء

☆ جزء في أحادیث السفر

كما أن له نظم بديع

اہل علم کی رائے :-

ان کے بارے میں کچھ اہل علم کی رائے درج ذیل ہے۔

(۱) امام ذہبی کہتے ہیں:

العلامة الزاهد أمين الدين أبو اليمن الدمشقي

علامہ اللہ کے ولی، ان کا لقب امین الدین اور کنیت ابوالحسن ہے۔

(۲) امام فاضل فرماتے ہیں:

كان ثقةً فاضلاً عالماً جيد المشاركة

نہایت اہی ثقہ، صاحب فضل و علم اور ایٹھے اور بہتر دوست تھے۔

(۳) شیخ ابن زحید رقمطراز ہیں۔

صاحب دين و عبادۃ و إخلاص و كل من يعرفه يضي عليه

صاحب دین و عبادت و اخلاص تھے۔ اور جو بھی شخص ان کو جانتا ہے وہ ان کا مداح ہے۔

(۴) شیخ ابن تہدیک کا قول ہے۔

الإمام العلامة الحافظ الزاهد أمين الدين الدمشقي

امام، علامہ، حافظ الحدیث اور ولی اللہ تھے۔

وصال :- ماہ جمادی الاولیٰ ۶۸۶ ہجری میں وصال ہوا اور قریب شریف میں دفن ہونے کا شرف

حاصل ہوا۔

(۱) حضرت عیسیٰ بن مریم کا بیان ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دو قطعتیں ہمیں دکھائیں۔
 وَهُمَا جَزْءَانِ لَيْسَ عَلَيْهِمَا شَعْرٌ قَرَأْنَا أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ ﷺ (شمائل ترمذی، باب ما
 جاء فی نعل رسول اللہ ﷺ و أخلاق النبی ﷺ لأبي الشيخ ص ۱۴۳)
 ان دونوں پر بال نہ تھے۔ ہم نے دیکھا تو وہ حضور ﷺ کے نعلین تھے۔
 اور بیان کیا کہ ہمیں حضرت ثابت نے، ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے
 آگاہ کیا کہ یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے نعلین ہیں۔

(۲) امام اسماعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی ربیعہ الحارثی کہتے ہیں۔
 یہ والد گرامی حضرت ایواہیس نے موی سے کہا کہ یہ حضور ﷺ کی نعلین مبارک کی مثل ہے تم
 اس کی مثل مجھے بنا کر دو۔ تو اس نے مثل بنائی اور اس کے دو تھے تھے۔ (۱)

(۱) اور ابن عراقی نے "الفیہ فی السیرۃ النبویۃ" میں فرمایا۔

وَنَعْلُهُ الْكُفْرَيْنَةُ الْمَضُونَةُ طَوْنِي لِمَنْ مَسَّ بِهَا جَبَلُهُ
 (اور آپ کا نعل کریم جو کہ جب سے محفوظ ہے خوشخبری ہے واسطے اس کے جس نے نعل مبارک سے
 پیشانی کو چھوا)۔

لَهَا قِلاَنٌ يُمَيِّسُ وَهُمَا مِثْلَانِ مِثْلُ شَعْرَةِ غُرْمَا
 (اس کے دو تھے ہیں چلنے میں اور وہ دونوں بالوں سے نعل میں صاف کیا ہے ان کے بالوں کو۔)
 وَطَوْنُهَا يَشْوُرُ أَصْبَعَانِ وَغُرْمَاهَا مِثْلُ بِلَسِ الْكَعْبَانِ
 (اور نعل اس کا ایک بالشت اور دو انگلیاں ہے اور اس میں کاس جانب سے جو نعلوں میں ہوتا ہے۔)
 مِثْلُ أَصَابِعِ وَبِطْنِ الْقَدَمِ حَمَلٌ وَقَوْفُ ذَا بِلَسِ قِدَامِ
 (مات انگلیاں ہے اور بیٹ قدم کا پانچ انگلیاں اور کاسہ چپے ہیں اس کو چاہیے)
 وَزَاوَاهَا مُتَحَدَّةٌ وَغُرْمٌ بِلَسِ السُّفْلَانِ مِثْلُ حَبَابِ
 (اور زواہ کا ہے کوٹھا ہوا ہے غرما ہے) (یہ کی طرح نہیں) دو قہول کے درمیان سے۔
 (دھانگے) ہیں۔

وَهَذِهِ مِثَالُ تِلْكَ النِّعَالِ وَكَرْمَاهَا الْكُفْرَةُ بِهَا مِثْلُ نَعْلِ
 (اور یہ مثال ہے اس نعل مبارک کی اور چھلکاؤں کا
 زیادہ اچھا ہے جوتے سے)

عَجَزٌ

نِمَالِ نَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ

(۳) ابراہیم بن محمد المدنی کہتے ہیں کہ شیخ ابوالقاسم بن محمد نے مثال فعل نبوی کی ہاتھ سے مثال بتائی اور مجھے عطا کی۔ اسی طرح ابوالقاسم خلف بن یحیٰ کو، امام ابو بکر بن العربی، حافظ ابوالقاسم مکی۔ شیخ ابو ذریا عبدالرحیم، شیخ محمد بن حسین الفارسی، ہر ایک نے کہا کہ ہمارے اساتذہ نے ہمیں اس کی مثال عطا فرمائی اور یہ سلسلہ محمد بن جعفر النعمانی تک پہنچتا ہے اور انہوں نے شیخ ابو سعید عبدالرحمن بن محمد بن عبداللہ سے مکہ المکرمہ میں مثال حاصل کی تھی اسامیل بن ابی اویس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم الحارثی کے پاس رسول اللہ ﷺ کی نقل مبارک تھی اور لوگ اس سے مثال حاصل کرتے ہیں۔

فعل مبارک اسماعیل بن ابراہیم کے پاس کیسے آئے؟۔

حضور ﷺ کے وصال کے بعد یہ نعلین اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے۔ انہوں نے اپنی ہمشیرہ حضرت اُمّ کلثوم بنت صدیق رضی اللہ عنہا کو دیے۔ ان کا نکاح حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عمرو سے ہوا۔ وہ جنگ جمل میں شہید ہو گئے۔ تو پھر یہ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی ربیعہ الحارثی کے عقد میں آئیں اور یہ شیخ اسماعیل کے دادا ہیں۔ اس طرح یہ فعل مبارک ان کے ہاں آئے۔

(۴) حضرت یحییٰ بن طہمان سے ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے لئے دو ایسے فعل لائے جن میں تھے تھے۔ حضرت ثابت البنانی (شاگرد حضرت انس رضی اللہ عنہ) نے ہمیں بتایا۔

هَذِهِ نَعْلُ النَّبِيِّ ﷺ (البحاری: ۵۸۵۸)

یہ حضور ﷺ کے نعلین ہیں۔

(۵) حضرت شقیق سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ. (معجم الشيوخ لابی بعلی، ۲۹۵)

نبی اکرم ﷺ نے عین میں نماز ادا کی۔

(۶) حضرت عمرو بن تریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْضُوعَتَيْنِ (مسند ابی بعلی، ۱۴۶۰)

میں نے حضور ﷺ کو گناٹے ہوئے نعلین میں نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔

اسے امام نہائی نے بھی اپنی سنن میں روایت کیا ہے۔

(السنن الکبریٰ، ۶/۵۰۰-۳۰۳۰۹۸)

(۷) حضرت ابوسلمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ

رسالت مآب ﷺ نے عین میں نماز ادا کی تو فرمایا یاں!

امام ابوالحسن دارقطنی اس روایت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ (سنن)

دارقطنی، ۱/۳۱۶-۱۰۴)

(۸) حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضور ﷺ نعلین پہننے

لگے تو ایک شخص نے عرض کیا۔

ذُغْنِي أَتَعْلَمُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

یا رسول اللہ ﷺ مجھے نعلین پہنانے کی اجازت عطا فرمائے۔

آپ نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ جب وہ پہنانے سے فارغ ہوئے تو آپ

ﷺ نے یہ دعا دی۔

اللَّهُمَّ إِنَّهُ أَزَادَ رِضَائِي فَارْضَ عَنهُ

اے اللہ اس نے میری رضا چاہی تو بھی اس میں۔۔۔ بوجا۔

یہ حدیث حضرت ثابت سے غریب ہے کیوں کہ کعبہ بن محمد اس میں متروک راوی ہیں۔

(۹) شیخ کمال ابو جعفر احمد بن عبدالمجید بیان کرتے ہیں میں نے ایک طائر علم کو نقل

مبارک کی مثال بنا کر دی، وہ ایک دن میرے پاس آ کر کہنے لگا:

رَأَيْتُ الْبَارِئَةَ مِنْ بَرَكَةِ هَذِهِ النُّعْلَيْنِ عَجَبًا

میں نے عجیبی رات اس فعل کی عجیب برکت دیکھی ہے۔

میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے بتایا:

پچھلی رات میری اہلیہ کو شدید درد و تکلیف شروع ہوئی قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جاتی، میں نے نعل مبارک کی مثال مقام درد پر رکھتے ہوئے یہ دعا کی۔

اللَّهُمَّ أَرِنِي نَزْكَةَ صَاحِبِ هَذِهِ النِّعْلِ
اے اللہ! ہمیں صاحب نعلین کی برکت کا مشاہدہ کرا دے۔

بس رکنے کی دیکھی۔

فَشَفَّاهَا اللَّهُ لِلْحَيِّينِ

تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عطا فرمادی۔

حضرت ابو اسحاق، حضرت ابوالقاسم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں اس کی برکات کے سلسلہ میں بندہ کا یہ تجربہ ہے۔

إِنَّ مَنْ أَمْسَكَ عَنْدَهُ قَبْرُ حَبَابَةٍ كَانَ لَهُ أَمَانًا مِنْ بَغْيِ الْبَغَاةِ وَغَلْبَةِ الْعُدَاةِ وَجَزَاءُ آمِنٍ
كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ وَعَيْنِ كُلِّ حَاسِدٍ
جس نے اسے بطور تبرک اپنے پاس رکھا وہ باغیوں، دشمنوں، شیطانوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

اگر حاملہ عورت اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے اس پر آسانی ہو جائے گی۔

(۱۰) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ فِي الطَّوَافِ، فَانْقَطَعَتْ شِعْطَةُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَاعَ مَا كَانَ كَذِبَ الطَّوَافِ كَرَّرَ بِهَا تَحَا - آپ کے نعلین کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا وَلِيُّكَ أَصْلَحَهُ
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) مجھے عطا فرمادیں تاکہ اسے گتھ دوں۔

آپ نے فرمایا:

هَذِهِ أَثَرَةُ وَلَا أَجِبُ الْآثَرَةَ (مسند طیبی السی ۲: ۱۲۰، ۲۴۲۶)
فرمایا یہ ممتاز ہونا ہے اور میں ممتاز ہونے کو پسند نہیں کرتا۔

الفاظ کے معانی:-

الْبَيْتُ شُعْبُ: نعلین کا وہ حصہ جو دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالا جاتا ہے۔
الْآثَرَةُ: ہزہ اور ٹ پرز برآیناز سے اسم ہے آثار یُونُزُ: عطا کرنا، اس کا معنی شے کا ممتاز ہونا بھی ہے۔

الغرض آپ ﷺ نے اصلاح نعل میں ممتاز ہونا پسند نہ فرمایا۔ یاد رہے خدمت میں فضیلت اور جواز ہے، خادم کو ثواب بھی ملے گا۔ ہاں آپ ﷺ نے تواضع اور صحابہ سے ممتاز نہ ہونے کی وجہ سے اس کو پسند نہ فرمایا۔ اس کی تائید وہ روایت بھی کرتی ہے۔ جس میں آپ ﷺ کسی کام (یعنی لکڑیاں لانے) کے لیے جانے لگے تو صحابہ نے عرض کیا۔

نَحْنُ نَكْفِيكَ وَسُؤْلَ اللَّهِ

اللہ کے رسول پر کام ہم کر لیں گے۔

آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں تم یہ کام بھالو گے مگر
أُحْكِرُهُ أَنْ أَتَمَيَّزَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْفُرُهُ مِنْ عِبْدِهِ أَنْ يُرَاهُ مُتَمَيِّزًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ

(المقاصد الحسنه للسخاوی ۲۴۷)

میں تم سے ممتاز رہنا پسند نہیں کرتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ یہ بات پسند نہیں کرتا کہ کوئی آدمی اپنے دوستوں میں ممتاز رہے۔

ہم نے لغت کے مطابق مفہوم بیان کر دیا ہے مگر حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔
آپ ﷺ کے عمل کی حکمت کیا تھی؟

(۱۱) شیخ ابوالحسن بن ابراہیم بن سعد الخیر نے نعل مبارک کے بارے میں یہ شعار کہے۔

يَا مُبْصِرًا تَمُتُّنَا لِنَعْلِي نَيْبِهِ

قَبْلَ مَسَالِ السُّعْلِ لَا مُتَجَبِّرًا

(مثل نعل نبوی کی زیارت کرنے والے اسے چوم لے، تکبر سے کام نہ لے)

وَأَعْكُفْ بِهِ فَلَطَأَ لِمَا عَلَقْتَ بِهِ

قَدَّمَ النَّبِيَّ مِرْوَحًا وَ مَبْجُرًا

(اس کے ساتھ چٹ جائیوں کو اس کے ساتھ صبح و شام قدم نبوی متعلق رہے ہیں)

أَوْ مَا تَرَى أَنَّ الْمُحِبَّ مُقْبِلٌ عَلَى

لَا وَ إِنْ لَمْ يُلَافِ فِيهِ مُبْجُرًا

کیا تم نہیں دیکھتے کہ محب نبیوں (آثار محبوب) کے ساتھ چلتا ہے اگرچہ اس کے بارے میں اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی)

(۱۲) ہمارے استاذ ادیب کمال حضرت ابوامیر اسماعیل بن سعد نے ان پر یہ اشعار کہے

وَلَرَبَّمَا ذُكِرَ الْمُحِبُّ حَبِيبُهُ

بَشِيرُهُ فَلَمَّا لَمْ يَمُتْ مَضُورًا

(اکثر محبت اپنے حبیب کو شیعہ کے ساتھ یاد کرتا ہے اور اس کا تصور باندھتا ہے)

أَوْ مَا رَأَيْتُ الضُّحَى يَنْقُلُ حُكْمَهَا

فِي وَاقِعِ الْمُتَقَسَّرِ الْمُنَاخِرَا

(کیا تم نہیں دیکھتے صبح سے حکم نقل ہوتا ہے اور متاخر، مستحکم کے موافق ہی ہوتا ہے)

وَالْمَرْءُ يَهْوِي بِالسَّمَاعِ وَلَمْ يَكُنْ

مُخْلِطِي الذُّبْيِ قَدْ هَامَ فِيهِ مُبْصِرًا

(اور مرد خواہش کرتا ہے سنے کی اور نہیں ہے ظاہر کرنے والا اس کو جس میں خود رفتہ ہو

جاتا ہے دیکھنے والا)

وَيَنْظُنُّ حَيْثُ يَرَى اسْمَهُ فِي رُقْعَةٍ

أَنْ قَدْ رَأَى فِيهَا الْحَبِيبَ مَضُورًا

(جب محبت کسی کا نذر پر محبوب کا نام دیکھتا ہے۔ تو اس میں اپنے حبیب ہی کی تصویر دیکھتا ہے)

لَا يَسْتَمْسِكُ حَتَّى تَعْلِي لَمْ تَزَلْ صَوْرًا

نَالًا خَمَصَ خَيْرَ مَنْ وَطَنِي الْفُرَا

(خصوصاً نعل پاک تو یہاں ہستی کے پاؤں کو محفوظ رکھتی رہی جو سب سے افضل ہے)

فَعَسَاكَ نَلَقَمُ فِي عَيْدٍ مِنْ لَدُنْهَا

كَأَنَّ النَّبِيَّ إِذَا وَرَدَتْ الْكُوفَرَا

(امید ہے اس کے بوسے تمہیں خوش کوثر پر حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں نے جام نعیم ہو)

اور محمد بن شیخ امام ابو الاسحاق بن محمد بن ابراہیم نسائی نے فرمایا کہ میں اس باب میں کچھ اشعار کہوں

اور انہوں نے اس میں ایک چھوٹی تالیف کی ہے جس میں شعراء کی ایک جماعت کے اور ادباء و

فضلاء کے اشعار جمع کیے ہیں تو میں نے ان کی اس فرمائش کو پورا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے۔ (۱)

يَا مُنْشِدًا فَيُزِيحُ رَسْمَ خَالٍ

وَمُنْشِدًا لِدَوَا مِسْ الْأَعْلَالِ

(اے دوست کے گھر کی نشانی میں شعر کہنے والے اور شے والے ٹیلوں کی قسم دلانے والے)

ذُو نُذْبِ أَتَانٍ وَ ذُو كَرَمٍ مَائِرٍ

لِلْأَجِيَّةِ بِأَسْمَاءِ وَ غَضَبِ خَالٍ

(چھوڑ دے علامت آ کار کو اور چھوڑ دے علامات کی جگہوں کے ذکر کو ان دوستوں کے

سبب جو جدا ہو گئے اور چھوڑ دے دوست کے زمانے کے ذکر کو)۔

(۱) ابن ابی شیبہ نے "فتح المعال" میں ایک شعر زیادہ ذکر کیا ہے جسے مصنف نے ذکر نہیں کیا وہ شعر یہ ہے:-

صَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُ رَبِّي دَائِمًا مَسَاحَ نَحْمُ فِي السَّمَاءِ وَ أَزْهَرَا

(اللہ میرا رب ان پر ہمیشہ رحمت نازل فرماتا ہے جب تک کہ آسمان میں ستارے ظاہر ہوتے رہے اور روشن ہوتے رہے)

وَأَلْتَمَسَ نَرَى الْأَثَرَ الْأَثَرُ فَحَبَدَا
إِنْ فُزْتُ مِنْهُ بِأَلْفِ ذِي الْيَمِّفَالِ
(اور بوسہ لیا عزت شخص نے نشان زدہ زمین کا میں اچھا ہوا اگر میں نقشِ نعلین کو بوسہ
دیے میں کامیاب ہو جاؤں)۔

أَثَرُ لَّهُ بِقُلُوبِنَا أَثَرُ بَهَا
شَغَلَ الْخَلَى بِحُبِّ ذَاتِ الْخَالِ
(نشان ہمارے دلوں پر یہ نشان ہے نقشِ نعلین کا جیسے محبوب کی محبت میں محبت مشغول رہتا ہے)۔
قَبْلَ لَكَ الْإِقْبَالُ نَعْلِي أَعْصَمَ
حَلَّ الْهَلَالِ بَهَا نَحْلُ قِبَالِ
(تیرا بخت چمکا اٹھا آپ کے مبارک قدم کے نعلین کو بوسہ دے جس طرح چاندان
کے مبارک نعلین کے تسمہ پر بوسہ کے لیے جھکا ہوا ہے)۔

أَلَصِقْتُ بِهَا قَلْبًا يُفْقِئُهُ الْهَوَى
وَجَدْتُ عَلَى الْأَوْصَابِ وَالْأَوْجَالِ
(دل سے نعلین کے ساتھ چٹ جا کر خواہش دل اسے پھیر دیتی ہے از روئے پاؤں
کے ساتھ سخت محبت کے اور سیار خوف کے)

سَبَّلُ حَرَّ جَوَى قَوَى بِحَوَائِجِ
فِي الْحُبِّ مَا جَنَحْتُ إِلَى الْمَائِلِ
(محبت میں ٹھہرنا ترکہ کرے گی فضا کی گرمی کو بلیوں میں جوڑنے کی طرف مائل ہیں)۔
صَبَّاحَ بِهَا خَدَا وَغَيْرَ وَجَنَةِ
فِي تَرْبِيهَا وَجَدْتُ قَرَطَ تَغَالِ
(نعلین کا رخسار کے ساتھ مصافحہ کر اور محبت میں نعلین کی خاک پاک سے اپنے گال آلودہ کر)

يَا دِيَّةَ نَعْلٍ الْمُصْطَفَى نَفْسِي الْفِدَا
لِمَحْلِكِ الْمِائِمَى الشَّرِيفِ الْعَالِي
(اے نقشِ نعلِ مصطفیٰ تجھ پہ جان فداس لیے کہ تو وہ نام شریف اور علا کا کل ہے)۔

هَمَلْتُ لِمَرْآكَ الْعُيُونِ وَقَدْ نَأَى
مَرْمَى الْقَعَانِ بِغَيْرِ مَا إِيْمَالِ
(بہنے لگیں آنکھیں تیرے دیدار کے لیے اور دور ہو گئی جلد دیدار کی چھوڑنے سے)
وَتَذَكَّرْتُ عَهْدَ الْعَفْيفِي فَتَأَثَّرْتُ
مَوْفَا عَقِيْقِ الْمَذْمَعِ الْهَطَالِ
(اور میں نے صاف وقت کو یاد کیا پس محبت میں بہنے والے صاف آنسوؤں کو یکھیر دیا)۔
وَصَبْتُ قَوَائِلَ الْخُفَيْنِ إِلَى الَّذِي
فِي الْحُبِّ بِأَلَى مِنْهُ فَيُؤَلِّبَالِ
(میں ثابت قدم رہا پس میں نے ملاقات کی خنن میں اس ذات سے جس کی محبت میں
میرا دل سخت ہے قرار ہے)۔

أَذْكُرُ نَفْسِي مَنْ لَمْ يَزَلْ ذِكْوَى لَهُ
يَسْتَأْذِي فِي الْأَبْكَارِ وَالْأَصَالِ
(اے نقشِ نعلِ مصطفیٰ تو نے مجھے یاد دلایا ہے اس ذات کی کہ ہمیشہ صبح و مسامات
گذری ہے میری جیسے یاد کرنے کی)
أَذْكُرُ نَفْسِي قَدَمًا لَهَا قَدَمُ الْعَلَا
وَالْحُسُودِ وَالْمَعْرُوفِ وَالْإِفْضَالِ
(تو نے مجھے یاد دلایا ہے ایسے قدم کی جو صاحبِ قدمِ علو ہیں اور صاحبِ جود اور
صاحبِ کرم و فضل ہیں)

وَلَهَا الْمَفَاجِرُ وَالْمَافِرُ فِي الدُّنَا

وَالْيَدَيْنِ فِى الْأَفْوَالِ وَالْأَفْصَالِ

(اور اس قدم کے لیے دین دنیا میں اور اقوال و افعال میں خرچ ہے اور اثر ہے)

لَوْ أَنَّ خَدَّيْ يُخَذِّى نَعْلَا لَهَا

لَبَسْتُ مِنْ تَبِيلِ الْمُنَى آتَالِي

(اگر میرے رخسار آپ کے مبارک قدمین کے نعلین ہوتے تو میں اپنی مرادوں کو پالیتا

وقت موت کے)

أَوْ أَنَّ أَجْفَابِي لِمُوطِي نَعْلِيهَا

أَرْضُ سَمْتُ عَزَا بِيذِي الْبَادِلِ

(یا میری پلکیں آپ کے نعلین کے لیے زمین ہوتیں تو وہ پستی میرے لیے بلندی عزت ہوتی)۔

رازم خطوط:-

اللہ تعالیٰ کی توفیق، عنایت، مدد اور مہربانی سے فقیر احمد بن محمد بن صالح بن حسن بن محمد بن صالح اللہ تعالیٰ اس کی، اس کے والدین اور تمام اہل اسلام کی معفرت فرمائے اپنے اور بعد میں آنے والے جسے اللہ چاہے کے لئے یہ مقالہ نقل کیا، اس سے فراغت تو رمضان المبارک بروز بدھ ۹۱۳ ہجری کو شہر قوط ہوئی۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

مالک نسخہ کے تحریر کردہ فوائد (۱):-

ابوالفغاخر عبدالقادر محمد العسیمی (اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں اس پر لطف و کرم فرمائے)

(۱) وہ علامہ مؤرخ عبدالقادر بن محمد العسیمی ہیں، ۸۳۵ھ میں پیدا ہوئے، نواب قناتہ شافعیہ میں سے ایک تھے،

۹۲۷ھ میں فوت ہوئے۔ (حسن محمد علی شکاری لکھتے ہیں) میں نے خطوط کے آخر میں یہ لکھا ہوا دیکھا۔

فائدہ: میں نے حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین کا لکھا ہوا دیکھا وہ فرماتے ہیں میں نے حافظ ابو الطاهر سلفی کا لکھا ہوا دیکھا انہوں نے جڑ کے اوپر لکھا تھا کہ میں نے ابوالکارم عبدالوارث بن محمد بن عبدالحکیم اسدی سے ابہر میں سنا، انہوں نے فرمایا میں نے ابوالفضل ابن الجوزی مصری سے سنا انہوں نے مکہ مکرمہ میں مسجد حرام کے اندر

عرض کناں ہے، شیخ صلاح صفدی نے "الوافی" میں شیخ محمد زغید البستی کے حالات میں لکھا کہ انہوں نے اشرفیہ کے دارالحدیث میں نعل مبارک کی زیارت پر یہ اشعار رقم کئے ہیں۔

هَيْبَتُنَا لِعَيْنَيْ قَدْ زَأَتْ نَعْلَ أَحْمَدٍ

فَبَا سَعْدُ جَدِّي قَدْ ظَفَرَتْ بِمَقْصَدِي

(میری آنکھوں کو مبارک ہو کہ انہیں حضور ﷺ کے نعل کی زیارت کا شرف ملا، اے

خوش بختی دیکھ مجھے میرا مقصد مل گیا)

وَقَبْلُنَا أَشْفَى الْعَيْلِيلِ فَرَادَيْسِي

فَبَا عَجَبًا زَادَ لَطْمًا غَلِيلِي

(میں نے خفا پانے کے لئے اے چوہا، لیکن اس نے محبت کی پیاس کو روک دیا)

وَلَيْسَ ذَاكَ الْيَوْمَ عَيْنًا مُغْلَمًا

بِمَطْلَعِهِ أَرَحْتُ سَاعِدَا سَعْدِي

(اللہ کی طرف سے وہ دن عید خوشی کا ہے۔ جس دن آپ کا ظہور ہوا اور سعادت و تقویت ملی)

عَلَيْهِ صَلَاةٌ نَشْرَهَا طَيْبًا كَمَا

يُحِبُّ وَيَرْضَى رُبَّنَا لِلْمُحَمَّدِي

(اللہ تعالیٰ کو حضور سے جو محبت ہے اس کے مطابق آپ پر درود و سلام نازل فرمائے)

بندہ کے والد کے پاس نعل نبوی کا ایک حصہ آباء سے بطور وراثت منتقل ہوا ہے۔ ابن

(بقدر حاشیہ صفحہ ۱۹)

کعبہ اللہ کے مقابل اپنی مجلس دعا میں یہ شعر کہے:-

هَلْبُو ذَا فَنَمُّ وَأَنْتُمْ مُجِيبٌ

يَا اَنْ كَا دَارِ هَالِ يَ كَرْتُو حَبْتِ

وَحَيْسُوْا زَايْتُ الْفَيْتَةِ السُّوْرِ

اور بہت سارے گروں کے گھن میں نے دیکھے

فَا وَفَوْقَ الْمُنْمُوْعِ هِيَ الْاَمَانِي

تو نہیں بھڑکا آنسوؤں کا آسمان میں

وَبَهَا مَسَارِعُ الْفُتَايَا

تو ان میں عاشقوں کی قبریں ہیں

سماعی کہتے ہیں کہ جب دمشق آیا تو میں نے ۵۳۶ھ میں وہاں شیخ عبدالرحمن بن ابی الحدید کے پاس اس کی زیارت کی۔ اس وقت کا حکمران اشرف اس کی وجہ سے ان کا بڑا احترام کرتا اور کہا آپ اس میرے ہاتھ کر دیں تاکہ اسے مخصوص مقام پر زیارت کے لئے رکھ دیا جائے۔ لیکن نہ مانے، پھر ان کے وصال کے بعد یہ دارالحدیث اشرفیہ میں منتقل ہوا پھر یہ فقہیہ طور پر یہاں ہی رہا۔

تَسْتَقِلُّنَا لِسَىٰ وَالْبَيْتَانِ بِعَيْنَةٍ

فَسَجِلْ لِسَىٰ أَنْ الْقَوَادِ لَكُمْ مُعْنًا

(میرے لئے محبوب کی مثال ہی بنا دو اگر اس کا وطن دور ہے اور مجھے یہ بتا دو کہ اس کے ساتھ ہے)

وَنَاجَاكُمْ قَلْبِي عَلَى الْبُعْدِ بَيْنَنَا

فَأَوْحَشْنُمَا لَفْظًا وَانْتَحُمَا مَعْنًا (۱)

(باد جو ہمارے درمیان دوری کے دل انہیں سے سرگوشی کرتا ہے۔ الفاظ اگرچہ

دشست میں ڈالتے ہیں مگر معنی محبت و انس عطا کرتا ہے)۔

امام فاکہانی نعل کا ادب و احترام:-

شیخ ابو حفص عمر بن ابی الحسن علی بن سالم بن صدقہ النعمی الفاکہی الاسکندری دارالحدیث

(۱) یہ شعر اس کے موافق ہیں جو ان مکان سے مروی ہیں انہوں نے کہا:

تَسْتَقِلُّنَا لِسَىٰ وَالْبَيْتَانِ بِعَيْنَةٍ

فَسَجِلْ لِسَىٰ أَنْ الْقَوَادِ لَكُمْ مُعْنًا

(میرے لئے محبوب کی مثال ہی بنا دو اگر اس کا وطن دور ہے اور مجھے یہ بتا دو کہ اس کے ساتھ ہے)

وَنَاجَاكُمْ قَلْبِي عَلَى الْبُعْدِ وَالشَّوَى

فَأَوْحَشْنُمَا لَفْظًا وَانْتَحُمَا مَعْنًا

(باد جو ہمارے درمیان دوری کے دل انہیں سے سرگوشی کرتا ہے۔ الفاظ اگرچہ دشست میں ڈالتے

ہیں مگر معنی محبت و انس عطا کرتا ہے)۔

الاشرفیہ دمشق میں جب نعل پاک کی زیارت سے مشرف ہوئے تو انہوں نے اپنے سر کو ٹنگا کر لیا اور نعل مبارک کو چومنے لگے اور اسے اپنے سر اور چہرے پر لگانے لگے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ شعر کہے:-

وَلَوْ قِيلَ لِلْمُخْجَنُونَ لَيْسَىٰ وَوَضَلَهَا

تُرِيدُ أُمَ الدُّنْيَا وَمَا فِي طَوَائِفِهَا

(اگر مجھوں سے کہا جائے کہ تجھے لیسای سے ملاقات چاہئے یا تمام دنیا کی نعمتیں)

لَقَالَ غُبَارٌ مِنْ نَرَابِ بَغْدَادِهَا

أُحِبُّ إِلَيَّ نَفْسِي وَأُفْضِي لَيْسَىٰ وَهَآ

(تو وہ کہے گا اس کے جوئے کی خاک مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیاری اور اس میں

تمام عطا کمال ہے)

بندہ یہی کہتا ہے:

يَا نَرَابًا تَحْتَ نَعْلِ النَّبِيِّ أَجَابَا

هَآ سَوَادٌ يَنْقُلُوا لَيْسَىٰ كُنْتُ نَرَابًا

(اے نعل نبی کی خاک طیبہ میری آنکھوں کی فریاد کو قبول فرما لے، کاش میں مٹی ہوتا)

قاضی ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن جماع نے کہا:

أَحْسَنُ لِسَىٰ وَبَسَائِفَ حُشَىٰ لَيْسَىٰ

وَعَهْدِي مِنْ دِيَارِهَا قَرِيبٌ

(لیسای (محبوبہ) کے محلہ کی زیارت بہت خوب ہے اس کی ملاقات کا وعدہ بھی قریب ہے)

وَكُنْتُ أَظُنُّ قُرْبَ الْعَهْدِ يُطْفِئُ

لَهَبَ الشُّوقِ لَسَا ذَاذَ السُّهْبِ

(میں خیال کرتا تھا کہ وعدہ کا قرب میری آگ کو بجھ دے گا مگر اب تو شعلے بجھ کر

شروع ہو گئے)

عبدالقادراور نبی نے بھی اس تہلیل کو چما اور روتے ہوئے کہا:

سَكُنْتُمْ زِينَةَ الْفُؤَادِ فَاصْحَتْ لِبُحْبُحِكُمْ

وَيَسَارَتُهُ قَرُوضاً عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

(تم دلوں میں بسے ہو اور تمہاری وجہ سے ان میں رونق ہے، آپ کی زیارت ہر مسلمان

پر فرض ہے)

بِكُمْ أَصْبَحَ الْوَادِي يُعْظِمُ ضَائِعَهُ

وَلَوْ لَا كُمْ كَانَتْ غَيْرَ مُعْظَمٍ

(تمہاری وجہ سے وادی با عظمت ہوئی اگر تم نہ ہو وہ با عظمت کہاں تھی)

لَمَزُوا عَلَيَّ لِأَنْ زَأَيْتُكَ نَائِيًا

مِنْ قَلْبِي أَنْ أَسْقَى كُؤُوسَ حَمَامِي

(مجھ پر لازم ہے میں تمہیں دوبارہ دیکھوں، پہلے اس سے کہ مجھے آخری پانی پلایا جائے)

لَأَعْفِرَنَّ عَلَى تَرَكَ مُتَحَاجِرِي

وَأَلْزَمُ هَذَا غَايَةَ الْإِنْعَامِ

(میں تمہاری خاک پر اپنے ابرو رکھ کر کہوں گا میں نے سب سے بڑا انعام حاصل کر لیا ہے)

إِذَا جُنْتُ الْيَسَارَ يَطِيبُ قَلْبِي

وَيَسْكُنُ عِنْدَ رُؤُوسِهَا الْفُؤَادُ

(جب میں محبوب کے دیار میں جاؤں گا تو میرا دل مطمئن ہو جائے گا اور اس کی

زیارت سے میرے دل کو سکون ملے گا)

أَتَوَدُّ بِالسَّيَارِ وَلَيْسَ قَصْدِي

بِسُوءِ أَهْلِ السَّيَارِ فَمِ الْفُؤَادُ

(آپا تم اس علاقہ میں ہوں مگر یہ میرا مقصود نہیں، میرا مقصود تو اس علاقہ میں بسنے

والے (محبوب کے) ہے)

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں، باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔

۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔

۳۔ مدرسوں کی پیش قراخوات ہیں ان کی کاروائیوں پر دی جائیں۔

۴۔ طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دے کر اس میں لگایا جائے۔

۵۔ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دے کر ملک میں پھیلانے جائیں کہ تحریر و تقریر و وعظ و مناظرہ اشاعت دین و مذہب کریں۔

۶۔ حمایت مذہب و رد مذہبہاں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں۔

۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف شدہ رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

۸۔ شہروں و شہروں آپ کے سفیر مقرر کریں جہاں جس قسم کے داعی یا مناظرہ یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، بیگزین اور سارے بھیجتے رہیں۔

۹۔ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شروع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیہ و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق ﷺ کا کلام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

ہفت واری اجتماع :-

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت :-

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ :-

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی :-

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری :-

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔